اذکارِ رزق

پروفیسر ڈاکٹر فضل الٰہی

www.KitaboSunnat.com

دار النور اسلام آباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم
قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ
مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام
محدث لائبریری
کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com
library@mohaddis.com

اذکارِ رزق

پروفیسر ڈاکٹر فضل الٰہی

www.kitabosunnat.com

دار النور، اسلام آباد

جملہ حقوق حق مصنف محفوظ ہیں

المکتبۃ الرحمانیۃ

اشاعت مئی 2016ء

اہتمام 99- جے ماڈل ٹاؤن - لاہور قدسیہ اسلامک پریس

Tel # 042-37230585

نمبر .....13.4.3.7.3....

پاکستان میں ملنے کے پتے

دار النور
اسلام آباد
Mobile: 0335-5666876 , 0321-5336844

مکتبہ قدوسیہ
رحمان مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
Tel # +92-42-37351124 , +92-42-37230585
E-mail: maktaba_quddusia@yahoo.com

سعودی عرب میں ملنے کا پتہ

دار الفرقان
الریاض سعودی عرب
Phone & Fax: 4354686
Mobiles: 0507419921-0508176378
0553093117

متحدہ عرب امارات میں ملنے کا پتہ

دار السلام، شارجہ
Phone: 00971 6 5632623
Fax: 5632624

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرستِ مضامین

252.72
فضائل-1

پیشِ لفظ

تمہید ---------------------------------- 11
خاکۂ کتاب ----------------------------- 13
شکر و دعا ------------------------------ 14

-۱-

رزق کے متعلق چھ باتیں

1: رزق کا مفہوم ------------------------ 17
2: اللہ تعالیٰ کا ہی سب خزانوں کا مالک و مختار ہونا ---- 18
3: صرف اللہ تعالیٰ کا رازق ہونا ------------------ 19

4: اللہ تعالیٰ کا کائنات کی ہر چیز کا رازق ہونا ------- 19
5: رزق کی وسعت اور تنگی کا فقط مشیتِ الٰہی سے ہونا - 21
6: اکیلے ربِّ ذوالجلال سے رزق طلب کرنا ------- 23

-ب-

رزق کی چھبیس دعائیں

ا: ابراہیم علیہ السلام کی رزقِ اولاد کے لیے تین دعائیں:

1-1: (فَاجْعَلْ أَفْئِدَةً مِّنَ .... الآية -------- 26
تنبیہ -------------------------- 26
2-2: [اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي اللَّحْمِ ......] --- 27
3-3: [اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي طَعَامِهِمْ ......] -- 28
دو تنبیہات ------------------------- 28

ب: موسیٰ علیہ السلام کی دو دعائیں:

1-4: (رَبِّ إِنِّي لِمَآ أَنْزَلْتَ.... ------------ 30

تنبیہ ---------------- 30
2-5:(وَ اكْتُبْ لَنَا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا .... الآية ---- 31
تنبیہ ---------------- 31

ج: عیسیٰ علیہ السلام کی دعا:

1-6:(وَ ارْزُقْنَا وَ أَنْتَ خَيْرُ الرَّازِقِيْنَ)---- 32
تنبیہ ---------------- 32

د: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیس دعائیں:

i: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنے لیے کی ہوئی دعائیں:

1-7:(رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا .... الآية ----- 34
تین تنبیہات ---------------- 34
2-8:[اَللّٰهُمَّ أَصْلِحْ لِيْ دِيْنِيْ .... الخ ------ 36

اس دعا کی قدر و منزلت:

علامہ قرطبی کا بیان ---------------- 38

9-3: [اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ الْھُدٰی .... الخ --- 39

تنبیہ ---------------------------- 39

10-4: [اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ عِلْمًا .... الخ --- 40

تنبیہ ---------------------------- 41

11-5: [اَللّٰھُمَّ اَصْلِحْ لِیْ دِیْنِیْ؛ وَوَسِّعْ .... الخ- 42

تنبیہ ---------------------------- 42

12-6: [اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ اَوْسَعَ رِزْقِکَ .... الخ- 43

تنبیہ ---------------------------- 44

13-7: [اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ .... الخ ------ 45

تنبیہ ---------------------------- 46

14-8: [اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ .... الخ --- 47

تنبیہ ---------------------------- 48

15-9: [اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ .... الخ --- 49

تنبیہ ---------------------------- 50
ii: آنحضرت ﷺ کی دوسروں کو بتلائی ہوئی دعائیں:
16-1: [اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ، وَ ارْحَمْنِيْ .... الخ -- 51
تنبیہ ---------------------------- 52
17-2: [اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ] -- 53
18-3: [اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ .... الخ ------ 54
حدیث کے حوالے سے دو باتیں ---------- 55
19-4: [اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ .... الخ ----- 57
20-5: [اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ بِحَلَالِكَ .... الخ --- 61
تنبیہ ---------------------------- 61
21-6: [اَللّٰهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ .... الخ ---- 62
iii: آنحضرت ﷺ کی دوسروں کے لیے کی ہوئی دعائیں:
22-1: [اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهٗ فِيْ بَيْعِهٖ] -------- 65

تنبیہ ---------------------------- 66
2-23:[اَللّٰھُمَّ اَکْثِرْ مَالَهٗ وَ وَلَدَهٗ .... الخ ---- 68
تنبیہ ---------------------------- 69
3-24:[اَللّٰھُمَّ ارْزُقْهُ مَالًا وَّ وَلَدًا .... الخ ---- 70
تنبیہ ---------------------------- 71
4-25:[اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَهُمْ .... الخ --------- 74
تنبیہ: ---------------------------- 75
5-26:[اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَهُمْ، .... الخ ---------- 76
تنبیہ ---------------------------- 77

-ج-

چار تنبیہات

1: رزق کے حصول کی خاطر ذمہ داریاں پوری کرنا:
2: قبولیتِ دعا کی راہ میں حائل رکاوٹوں کو دور کرنا:

i: بے توجہی اور غفلت سے دعا مانگنا ---------- 81
ii: حرام کمائی ---------------------- 81
iii: گناہ کی دعا کرنا---------------------- 81
iv: قطع رحمی کی دعا کرنا ------------------ 81
v: عُجلت پسندی ---------------------- 81
vi: امر بالمعروف اور نہی عن المنکر چھوڑنا------ 81

3: قبولیتِ دعا کے اسباب کا اہتمام کرنا:

i: قبولیت کے یقین کے ساتھ دعا کرنا -------- 82
ii: خوف اور طمع سے دعا کرنا ---------------- 82
iii: اللہ تعالیٰ کے احکامات کو بجالانا ---------- 82
iv: بھلائی کے کاموں میں آپس میں دوڑ لگاتے رہنا 82
v: اللہ تعالیٰ کے لیے عاجزی کرتے رہنا ----- 82

vi: فرض عبادات کے ساتھ نفلی عبادات کا اہتمام کرنا 82
vii: خوش حالی میں زیادہ دعائیں کرنا -------- 82
4۔ دعاؤں کے ثمرات کے بارے میں مایوس نہ ہونا -- 83

پیش لفظ

تمہید:

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ، وَنَسْتَغْفِرُهُ، وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ أَعْمَالِنَا، مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ. وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ. وَأَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ.

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا

تَمُوْتُنَّ إِلَّا وَ أَنْتُمْ مُسْلِمُوْنَ﴾ ❶

﴿يَاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ مِّنْ
نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّ خَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَ بَثَّ مِنْهُمَا
رِجَالًا كَثِيْرًا وَّ نِسَآءً وَ اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِىْ تَسَآءَ لُوْنَ
بِهٖ وَ الْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا﴾ ❷

﴿يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ قُوْلُوْا قَوْلًا
سَدِيْدًا. يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَ يَغْفِرْ لَكُمْ
ذُنُوْبَكُمْ وَ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا
عَظِيْمًا﴾ ❸

---

❶ سورة آل عمران، الآية 102.

❷ سورة النساء، الآية 1.

❸ سورة الأحزاب، الآية 70-71.

اس کائنات میں رزق دینے والے تمہارب کریم ہیں۔
حضرات انبیاء اور امام الانبیاء ہمارے نبی کریم ﷺ اُنہی سے رزق حاصل کرنے کی غرض سے دعائیں کیا کرتے تھے۔
اس بارے میں ایک کتاب:
[رزق اور اُس کی دعائیں]
توفیقِ الٰہی سے ترتیب دی گئی۔ زیادہ سے زیادہ لوگوں تک بات پہنچانے کے ارادے سے اِن اوراق میں اُسی کتاب کا خلاصہ [اذکارِ رزق]
کے عنوان سے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے پیش کیا جا رہا ہے۔

خاکۂ کتاب:

اِس مختصر کتاب کے حسبِ ذیل تین حصے ہیں:
i: رزق کے متعلق چھ باتیں

ii: رزق کی چھبیس دعائیں

iii: چار تنبیہات

شکر و دعا:

اپنے عزیزان القدر دونواسوں حافظ اسامہ کامران اور عکاشہ کامران کے لیے شکر گزار اور دعا گو ہوں، کہ انہوں نے کتاب کی مراجعت میں تعاون کیا۔ ربِّ کریم انہیں باعمل عالم اور مخلص داعی بنا دیں۔ إِنَّهُ قَرِيْبٌ مُّجِيْبٌ .

ربِّ کریم میرے قابلِ احترام بھائی اور دوست کو دنیا و آخرت میں بہترین جزا دیں کہ جن کا شدید اور مسلسل اصرار اِس مختصر کتاب کی جلد تیاری کا توفیقِ الٰہی سے سبب بنا۔ آمین یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ .

ربِّ علیم وحکیم اِس مختصر اور اِس کی اصل مفصل، دونوں کتابوں میں موجود کمی، کوتاہی، خلل اور غلطی کو معاف

فرمائیں۔ انہیں اپنی بارگاہ میں قبول فرمائیں اور اُن کا نفع عام فرمائیں۔ إِنَّهُ جَوَادٌ كَرِيمٌ.

فضل الٰہی

بروز بدھ 2:30 بعد از ظہر

6 جمادی الثانیہ 1437ھ

بمطابق 16 مارچ 2017ء

www.kitabosunnat.com

رزق کے متعلق چھ باتیں

1: رزق کا مفہوم

لفظ [رزق] متعدد معانی میں استعمال ہوتا ہے۔ قرآن کریم میں...... بقول علامہ دامغانی...... نو معانی میں استعمال ہوا ہے [1] ان میں سے حسبِ ذیل دو معانی بہت مشہور ہیں:

i: اللہ تعالیٰ کی جانب سے کھانے پینے کے لیے دی ہوئی چیز۔ [2]

ii: اللہ تعالیٰ کی جانب سے عطا کی جانے والی ہر نافع

---

[1] ملاحظہ ہو: قاموس القرآن أو إصلاح الوجوه و النظائر مادة "رزق"، ص 202.

[2] ملاحظہ ہو: کتاب "التعریفات" للعلّامة الجرجانی، الرقم 723۔ "الرزق"، ص 147؛ و المعجم الوسیط، مادة "الرزق"، ص 342.

اور مفید چیز، بات۔ [1]

اس کتاب میں [رزق] کے بارے میں بیان کردہ باتوں کا تعلق مذکورہ بالا دونوں معانی کے اعتبار سے ہے۔

2: اللہ تعالیٰ کا ہی سب خزانوں کا مالک ومختار ہونا

آسمانوں اور زمین کے تمام خزانے اللہ تعالیٰ کی ملکیت ہیں۔ ان خزانوں کی چابیاں بھی انہی کے پاس ہیں۔ ساری کائنات میں اُن کے سوا کوئی کھجور کی گٹھلی کے ایک چھلکے کی بھی مالک نہیں۔ ہر چیز میں تصرف کرنے کا حق واختیار بھی تنہا اُن کے ہاتھ میں ہے، البتہ منافق لوگ اپنے کھوٹ کی وجہ سے اِس حقیقت کے سمجھنے سے محروم ہیں۔

[1] ملاحظہ ہو: المفردات في غريب القرآن، مادة "رزق"، ص 194؛ و تفسير البغوي 47/1؛ و مختار الصحاح، مادة "الرزق"، ص 185؛ و تفسير التحرير و التنوير 233/1-234؛ و المعجم الوسيط، مادة "الرزق"، ص 342.

3: صرف اللہ تعالیٰ کا رازق ہونا

حق اور سچ بات صرف یہ ہے، کہ کائنات میں رزق دینے والے صرف ربِّ رزّاق ہیں۔ وہ نہایت زبردست قوت والے ہیں، کہ کوئی بھی اُن کے رزق دینے یا نہ دینے میں دخل انداز نہیں ہو سکتا۔ اُن کے سوا کوئی بھی، کسی بھی معمولی سے معمولی چیز کی، ادنیٰ صلاحیت نہ اب رکھتا ہے اور نہ ہی آئندہ رکھے گا۔

4: اللہ تعالیٰ کا کائنات کی ہر چیز کا رازق ہونا

اللہ تعالیٰ سب مخلوق کو رزق عطا فرماتے ہیں۔ اپنے ماننے والے لوگوں کے علاوہ کافروں کو بھی وہ ہی رزق عطا فرماتے ہیں۔ اپنی بلند و بالا شان میں نہایت بے ادبی اور سنگین گستاخی کرنے والے بھی اُن ہی سے رزق پاتے

ہیں۔ انہوں نے ہر جان دار انسان، حیوان، برّی، بحری چیز کے رزق کی ذمہ داری خود لے رکھی ہے۔ وہ ہر رزق پانے والی چیز کی جائے رہائش اور دنیا میں آنے سے پہلے اپنے باپوں کی پشت اور ماؤں کے رحم میں ٹھہرنے کی جگہ سے خوب آگاہ ہیں۔ لاغر، کمزور، ناتواں اور ضعیف مخلوق، جو رزق حاصل کرنے سے عاجز، رزق اٹھانے سے قاصر اور اُسے محفوظ کرنے کی استعداد سے خالی ہے، ان سب کو اللہ جل جلالہ ہی رزق دیتے ہیں۔ رب رزّاق تنگ دستی، مفلسی، عسرت اور فاقہ کشی میں مبتلا لوگوں کی فریادیں خوب سننے والے، بلکہ اُن کے زبان کو حرکت دینے سے پہلے ہی اُن کی صورتِ حال سے مکمل آگاہ اور اُن کی فریاد پوری فرمانے والے ہیں۔

5: رزق میں وسعت اور تنگی کا فقط مشیتِ الٰہی سے ہونا

مخلوق کے رزق میں فراخی اور تنگ دستی، خوش حالی اور بدحالی اور کمی بیشی کے جملہ اختیارات اللہ عزوجل کے ہاتھ میں ہیں۔ وہ جسے، جب، جس قدر اور جیسے چاہیں رزق دیتے ہیں۔ ظاہری اسباب کے نہ ہونے کے باوجود، جسے پسند فرمائیں، بلا حساب دیتے ہیں اور ظاہری اسباب کی موجودگی میں بھی، جسے چاہیں، تنگ دست رکھتے ہیں۔ مال و دولت والوں کو جس وقت چاہیں، فاقہ کشی پر لے آتے ہیں اور جب فیصلہ فرمائیں، تو بوریا نشینوں کو محلّات کا وارث بنا دیتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا یہ وصف ایک ابدی، سرمدی اور دائمی سچائی ہے۔ مخلوق میں ہمہ وقت جاری و ساری ناقابلِ تردید مسلّمہ حقیقت ہے۔ وہ مخلوق کی سوچ، توقعات اور حساب و کتاب

سے ماوراء عطا فرماتے ہیں۔ اُن کا عطا فرمانا لوگوں کے استحقاق کی بنا پر نہیں، بلکہ اپنے فضل وکرم اور عنایت ونوازش کے سبب ہوتا ہے۔ رزق دینے اور اِس میں وسعت اور تنگی کا اختیار تنہا اُن کے ہاتھ میں اس لیے ہے، کہ وہ پوری کائنات میں اکیلے ہی خوب آگاہ [خَبِیْــــر] اور خوب دیکھنے والے [بَصِیْر] ہیں۔ کوئی اور نہ تو [خَبِیْر] و [بَصِیْر] ہے اور نہ ہی اُس کے ہاتھ میں رزق دینے اور اس میں وسعت دینے اور تنگ دستی کرنے کا اختیار ہوسکتا ہے۔

لوگوں کی اکثریت کا طرزِ عمل اس حوالے سے انتہائی نامناسب ہے۔ رزق کی وسعت کی صورت میں فخر وتکبر کرتے اور تنگ دستی کی حالت میں مایوسی کا شکار ہوجاتے ہیں۔ انہیں چاہیے تھا، کہ خوشحالی میں ربّ رزّاق کا شکر بجا لاتے اور بدحالی میں اُن کے حضور توبہ کرتے۔

6: اکیلے ربّ ذوالجلال سے رزق طلب کرنا

ہر نوع اور ہر مقدار میں رزق صرف اللہ تعالیٰ ہی سے طلب کرنا ہے۔ اُن کے علاوہ کوئی بھی کھجور کی گٹھلی کے خول کا بھی مالک نہیں، تو اُس سے کسی بھی قسم کا، تھوڑا یا زیادہ رزق، کیسے طلب کیا جا سکتا ہے؟

اللہ تعالیٰ نے خود ہی اپنے سے رزق مانگنے کا حکم دیا ہے اور اِس سوال کے پورا کرنے کا وعدہ فرمایا ہے۔ اُن کا وعدہ بلاشبہ حتمی، اٹل، قطعی اور یقینی ہے۔

رزق کی چھبیس دعائیں

اللہ والے ہمیشہ ہی سے ربِّ رزّاق سے رزق کے حصول کی خاطر دعائیں کرتے ہیں۔مخلوق کی اِس سلسلے میں کی گئی دعاؤں میں سے بہترین دعائیں، اُن میں سے منتخب کردہ، چنے ہوئے، سب سے بلند و بالا حضراتِ انبیاء اور رسل کرام اور امام الانبیاء محمد کریم ﷺ کی ہیں۔

توفیقِ الٰہی سے اُنہی کی 26 ثابت شدہ دعائیں پیش کی جارہی ہیں:

ا: ابراہیم علیہ السلام کی اولاد کے رزق کے لیے تین دعائیں

1-1: ربِّ کریم نے اُن کی ایک دعا کو درجِ ذیل الفاظ کے ساتھ بیان فرمایا:

﴿فَاجۡعَلۡ أَفۡـِٔدَةً مِّنَ ٱلنَّاسِ تَهۡوِيٓ إِلَيۡهِمۡ وَٱرۡزُقۡهُم مِّنَ ٱلثَّمَرَٰتِ لَعَلَّهُمۡ يَشۡكُرُونَ﴾ [1]

[پس آپ لوگوں کے دلوں کو اُن کی طرف مائل فرما دیجئے اور اُنہیں پھلوں کا رزق عطا فرمائیے، تا کہ وہ شکر کریں]۔

تنبیہ:

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اِس سے پہلے جملے میں اپنی التجا کا آغاز [رَبَّنَا] سے کیا۔

اب صرف اِسی جملے کے ساتھ اولاد کے لیے دعا کرنے والا آغاز میں [رَبَّـنَا] کا اضافہ کرے اور سابقہ جملے سے رابطہ ختم کرنے کی خاطر [فَا] کے بغیر، یوں دعا کرے:

[رَبَّنَا ﴿اجۡعَلۡ أَفۡـِٔدَةً مِّنَ ٱلنَّاسِ تَهۡوِيٓ

[1] سورة إبراهيم- عليه السلام -/ جزء من الآية 37.

إِلَيۡهِمۡ وَارۡزُقۡهُمۡ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمۡ يَشۡكُرُوۡنَ﴾]

2-2: امام بخاری نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے ایک طویل روایت میں نقل کیا ہے، کہ جب خلیل الرحمٰن (یعنی ابراہیم) اپنے صاحب زادے اسماعیل علیہ السلام کے گھر مکہ مکرمہ تشریف لائے، تو انہوں نے اُن کے اور اُن کے اہلِ خانہ کے لیے درجِ ذیل الفاظ میں دعا کی:

"اَللّٰهُمَّ! بَارِكْ لَهُمْ فِي اللَّحْمِ وَالْمَآءِ." [1]

[''اے اللہ! اُن کے لیے گوشت اور پانی میں

---

[1] ملاحظہ ہو: صحیح البخاري، کتاب الأنبیاء، باب یزفّون: النّسلان في المشي، جزء من رقم الروایة 3364، 397/6.

برکت عطا فرمائیے''] ۔

3-3: ایک دوسری روایت میں ہے، کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دعا کرتے ہوئے کہا:

"اَللّٰهُمَّ! بَارِكْ لَهُمْ فِيْ طَعَامِهِمْ وَشَرَابِهِمْ." [1]

[''اے اللہ! اُن کے لیے اُن کے کھانے اور پینے میں برکت عطا فرمائیے''] ۔

دو تنبیہات:

i: [اَلْبَرَکَة] سے مراد...... جیسا کہ علامہ مبارک پوری نے لکھا ہے...... [خیر کا زیادہ ہونا، بڑھنا اور دائمی ہونا] ہے۔ [2]

---

[1] ملاحظہ ہو: صحيح البخاري، جزء من رقم الرواية 3365، 399/6.

[2] ملاحظہ ہو: تحفة الأحوذي 296/9.

ii: اپنے لیے دعا کرنے والا، دونوں دعاؤں کو حسبِ ذیل الفاظ کے ساتھ کہے:

❀ [اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِيْ فِي اللَّحْمِ وَالْمَآءِ].

[اے اللہ! میرے لیے گوشت اور پانی میں برکت عطا فرمائیے]۔

❀ [اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْ طَعَامِيْ وَشَرَابِيْ].

[اے اللہ! میرے لیے میرے کھانے اور پینے میں برکت عطا فرمائیے]۔

اپنے ساتھ کسی دوسرے شخص یا اشخاص کے لیے دعا کرنے والا حسبِ ذیل الفاظ کہے:

❀ [اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ طَعَامِنَا وَشَرَابِنَا].

❀ [اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي اللَّحْمِ وَالْمَآءِ].

ب: موسیٰ علیہ السلام کی دو دعائیں

4-1: حضرت موسیٰ علیہ السلام فرعون کی حدودِ سلطنت سے بے سروسامانی کے عالم میں بھاگ کر مدین پہنچے۔ کنویں پر موجود دو لڑکیوں کی بکریوں کو پانی پلایا۔ پھر ایک درخت کے سائے تلے آ کر درجِ ذیل دعا کی:

﴿رَبِّ إِنِّي لِمَآ أَنزَلْتَ إِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيرٌ﴾ [1]

[اے میرے رب! آپ جو خیر بھی میری جانب نازل فرمائیں، بلاشبہ میں اس کا محتاج ہوں]۔

تنبیہ:

اپنے ساتھ دوسروں کو اِس دعا میں شامل کرنے والا حسبِ ذیل الفاظ کہے:

[1] سورة القصص/ جزء من الآية 24.

❀ ﴿رَبِّ إِنِّي لِمَآ أَنزَلْتَ إِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيرٌ﴾.

5-2: حضرت موسیٰ نے ...... جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا...... درج ذیل الفاظ کے ساتھ ایک اور دعا کی:

﴿وَاكْتُبْ لَنَا فِي هَٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ إِنَّا هُدْنَا إِلَيْكَ﴾ [1]

[اور ہمارے لیے اس دنیا میں [حَسَنَةً] لکھ دیجیے اور آخرت میں (بھی)، یقیناً ہم نے آپ کے حضور توبہ کی]۔

تنبیہ:

[دنیا میں حَسَنَةً سے مراد...... بقول قاضی بیضاوی...... [2] [معیشت کی عمدگی اور طاعت گزاری کی توفیق]

[1] سورة الأعراف/ جزء من الآية 156.

[2] ملاحظہ ہو: تفسير البيضاوي 362/1.

اور...... بقول شیخ سعدی...... 1 [علم نافع، کشادہ رزق اور عملِ صالح] ہے۔

ج: عیسیٰ علیہ السلام کی دعا

6-1: حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے قوم کی فرمائش پر...... جیسا کہ قرآن کریم میں ہے...... دعا کرتے ہوئے عرض کیا:

﴿وَارْزُقْنَا وَأَنتَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ﴾ 2

[اور آپ ہمیں رزق عطا فرمائیے اور آپ ہی سب رزق دینے والوں میں سے بہترین ہیں]۔

تنبیہ:

اِس جملے کے ساتھ دعا کرنے والا آغاز میں [رَبَّنَا] کا اضافہ کر کے اور [واؤ] کو حذف کر کے یوں دعا کرے:

---

1 ملاحظہ ہو: تفسیر السعدي ص 305.

2 سورة المائدة/ جزء من الآية 114.

❀ [رَبَّنَا (ارْزُقْنَا وَأَنْتَ خَيْرُ الرَّزِقِيْنَ)].

د: نبی کریم ﷺ کی بیس دعائیں

ہمارے نبی کریم ﷺ سے روایت کردہ متعدد دُعاؤں میں رزق طلب کیا گیا ہے۔ اِس مقام پر ایسی دعاؤں کو حسبِ ذیل تین عنوانات کے تحت توفیقِ الٰہی سے پیش کیا جارہا ہے:

i: آنحضرت ﷺ کی اپنے لیے کی ہوئی دعائیں

ii: آنحضرت ﷺ کی دوسروں کو بتلائی ہوئی دعائیں

iii: آنحضرت ﷺ کی دوسروں کے لیے کی ہوئی دعائیں

i: آنحضرت ﷺ کی اپنے لیے کی ہوئی دعائیں

7-1: امام بخاری نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں نے بیان کیا:

[''نبی کریم ﷺ کی سب سے زیادہ کی جانے والی دُعا:

[رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ].

تھی۔" [1]

[(اے) ہمارے رب! ہمیں دنیا میں [حَسَنَةً] دیجیے اور آخرت میں (بھی) [حَسَنَةً] اور ہمیں (دوزخ کی) آگ کے عذاب سے بچائیے]۔

تین تنبیہات:

۱: امام مسلم کی حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت کردہ حدیث میں، آغازِ دُعا میں [رَبَّنَا] کی بجائے [اَللّٰهُمَّ] ہے۔ [2]

---

[1] صحيح البخاري، كتاب الدعوات، باب قول النبي ﷺ: ﴿رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً﴾، رقم الحديث 6389، 191/11.

[2] ملاحظہ ہو: صحيح مسلم، كتاب الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب فضل الدعاء بـ [اَللّٰهُمَّ اٰتِنَا ....]، رقم الحديث 26-(2690)، 2070/4.

اس بنا پر اس دُعا کے آغاز میں:

[رَبَّنَا] یا [اَللّٰھُمَّ]

جو بھی کہا جائے گا، درست اور صحیح ہوگا۔

ب: [دُنیا میں حَسَنَةً] میں ...... بقول حافظ ابن کثیر ...... (1) عافیت، کشادہ گھر، اچھی بیوی، (2) فراخ رزق، علم نافع، عملِ صالح، آرام دہ سواری، عمدہ تعریف وغیرہ، دنیا کی تمام (شرعی) مرغوب چیزیں داخل ہیں۔

[آخرت میں حَسَنَةً] میں بلند ترین چیز جنت میں داخلہ اور ضمنی طور پر بڑی گھبراہٹ سے محفوظ رہنا، حساب میں آسانی اور آخرت کے دیگر اچھے معاملات شامل ہیں۔

---

(1) ملاحظہ ہو: تفسير ابن كثير 261/1.

(2) خاتون کی دعا کی صورت میں [اچھا خاوند] مراد ہوگا۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰى أَعْلَمُ. نیز ملاحظہ ہو: فتح الباري 192/11.

[دوزخ کی آگ سے نجات] میں حرام کردہ چیزوں اور گناہوں سے بچاؤ کے اسباب کا میسر آنا اور شبہات اور ناجائز باتوں اور کاموں کا ترک کرنا بھی شامل ہے۔ (1)

ج: اس دعا نے ...... جیسے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ اور بعض دیگر علماء نے بیان کیا ہے...... (2) اپنے اندر دنیا کی ہر خیر کو سمو دیا اور ہر شر کو پھیر دیا۔

8-2: امام مسلم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں نے بیان کیا:

[''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہا (یعنی دعا کیا) کرتے تھے:

" اَللّٰهُمَّ أَصْلِحْ لِيْ دِيْنِيَ الَّذِيْ هُوَ عِصْمَةُ أَمْرِيْ،

(1) ملاحظہ ہو: تفسیر ابن کثیر 261/1؛ نیز ملاحظہ ہو: فتح الباري 192/11.

(2) ملاحظہ ہو: تفسیر ابن کثیر 1/261-262؛ و فتح الباري 191/11-192.

وَأَصْلِحْ لِيْ دُنْيَايَ الَّتِيْ فِيهَا مَعَاشِيْ،
وَأَصْلِحْ لِيْ آخِرَتِيَ الَّتِيْ فِيهَا مَعَادِيْ،
وَاجْعَلِ الْحَيَاةَ زِيَادَةً لِيْ فِيْ كُلِّ خَيْرٍ،
وَاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِيْ مِنْ كُلِّ شَرٍّ. "[1]

["اے اللہ! میرے لیے میرے دین کی اصلاح فرما دیجیے، جو کہ میرے معاملے کو (برباد ہونے سے) سنبھالا دینے والا ہے
اور میرے لیے میری دنیا سدھار دیجیے، جس میں میری معاش ہے
اور میرے لیے میری آخرت سنوار دیجیے، جس میں میرا پلٹ کر جانا ہے

[1] صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب التعوذ من شر ما عمل، ومن شر ما لم يعمل، رقم الحديث 71-(2720)، 2087/4.

اور میرے لیے زندگی کو ہر خیر میں اضافے کا
باعث بنا دیجئے
اور موت کو ہر شر سے راحت (پانے کا ذریعہ) بنا
دیجئے۔''

اس دعا کی قدر و منزلت:

علامہ قرطبی نے تحریر کیا ہے:
[''دنیا و آخرت اور دین و دنیا کی خیر کو اپنے اندر
سمونے والی یہ عظیم دعا ہے۔ ہر سننے والے پر لازم
ہے، کہ اِسے یاد کرے اور اِس کے ساتھ رات
اور دن کی گھڑیوں میں دعا کرے، شاید کہ قبولیت
کی ساعت (میں اِس دعا کے ساتھ فریاد کرنا)
اُس کے نصیب میں آ جائے، تو وہ دنیا و آخرت کی
خیر حاصل کر لے۔''][1]

[1] المفہم 49/7.

3-9: امام مسلم نے حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی کریم ﷺ سے روایت نقل کی ہے، کہ بے شک آنحضرت ﷺ کہا (یعنی دعا کیا) کرتے تھے:

"اَللّٰھُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْهُدٰى، وَالتُّقٰى، وَالْعَفَافَ، وَالْغِنٰى." [1]

["اے اللہ! بلاشبہ میں آپ سے ہدایت، تقویٰ، پاک دامنی اور تونگری کا سوال کرتا ہوں۔"]

تنبیہ:

اپنے ساتھ دوسروں کو دعا میں شامل کرتے وقت، یوں کہا جائے:

❀ [اَللّٰھُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ الْهُدٰى، وَالتُّقٰى،

[1] صحيح مسلم، كتاب الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب التعوّذ من شرّ ما عمل، و من شرّ ما لم يعمل، 72-(2721)، 2087/4.

وَالْعِفَافَ، وَالْغِنٰى.]

[اے اللہ! بلاشبہ ہم آپ سے ہدایت، تقویٰ، پاک دامنی اور تونگری کا سوال کرتے ہیں۔]

10-4: امام احمد نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے، کہ بے شک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (نمازِ) فجر کا سلام پھیرنے کے وقت (یعنی بعد) کہا کرتے تھے:

" اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا، وَ رِزْقًا طَيِّبًا، وَ عَمَلًا مُتَقَبَّلًا. " [1]

[" اے اللہ! یقیناً میں آپ سے نفع مند علم، (آپ کے حضور) مقبول عمل اور پاکیزہ رزق کا سوال کرتا

[1] المسند، رقم الحدیث 26602، 221/44. شیخ ارناؤوط اور ان کے رفقاء نے اس کی [سند کو ضعیف] کہا ہے اور حافظ ابن حجر نے اسے [حسن] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: ہامش المسند 221/44؛ و نتائج الأفکار 227/2).

ہوں۔''[

تنبیہ:

اپنے ساتھ کسی دوسرے کو شریک کرنے کی صورت میں دعا یوں کی جائے:

❀ [اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا، وَّ رِزْقًا طَيِّبًا، وَّعَمَلًا مُّتَقَبَّلًا].

[''اے اللہ! یقیناً ہم آپ سے نفع مند علم، (آپ کے حضور) مقبول عمل اور پاکیزہ رزق کا سوال کرتے ہیں۔'']

5-11: امام احمد نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں نے بیان کیا:

[''میں نبی کریم ﷺ کے پاس وضو کا پانی لے کر حاضر ہوا، تو آنحضرت ﷺ نے وضو کیا اور نماز پڑھی اور

(دعا کرتے ہوئے) کہا:

["اَللّٰهُمَّ أَصْلِحْ لِي دِيْنِي، وَ وَسِّعْ عَلَيَّ فِي ذَاتِي، ❶ وَ بَارِكْ لِي فِي رِزْقِي."] ❷

["اے اللہ! میرے لیے میرے دین کی اصلاح فرما دیجیے اور مجھ پر میری ذات میں وسعت فرما دیجیے اور میرے لیے میرے رزق میں برکت فرمائیے"]۔

تنبیہ:

اپنے ساتھ کسی دوسرے کو شریک کرنے کی صورت

---

❶ (وَ وَسِّعْ عَلَيَّ فِي ذَاتِي) سے مراد میرے لیے میرا سینہ کھول دیجیے اور میرے اخلاق میں وسعت پیدا فرما دیجیے۔ (ملاحظہ ہو: هامش المسند (345/3).

❷ المسند، رقم الحديث 19574، 32/344-345. شیخ ارناؤوط اور اُن کے رفقاء نے اِسے [حسن لغیرہ] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: هامش المسند 345/3).

میں، دعایوں کی جائے:

❀ [اَللّٰهُمَّ أَصْلِحْ لَنَا دِيْنَنَا، وَ وَسِّعْ عَلَيْنَا فِيْ ذَاتِنَا، وَ بَارِكْ لَنَا فِيْ رِزْقِنَا].

[اے اللہ! ہمارے لیے ہمارے دین کی اصلاح فرما دیجیے اور ہماری ذات میں وسعت فرما دیجیے اور ہمارے لیے ہمارے رزق میں برکت فرمائیے]۔

12-6: امام طبرانی نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے، کہ:

"أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ:

"اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ أَوْسَعَ رِزْقِكَ عَلَيَّ عِنْدَ كِبَرِ سِنِّيْ، وَانْقِطَاعِ عُمْرِيْ."[1]

[1] مجمع الزوائد، كتاب الأدعية، باب الأدعية المأثورة عن رسول الله ﷺ التي دعا بها وعلّمها 182/10. حافظ ہیثمی نے اِس کی [سند کو حسن] کہا ہے۔ (ملاحظہ ہو: المرجع السابق 182/10)

["بلاشبہ رسول اللہ ﷺ کہا کرتے تھے:

["اے اللہ! اپنی جانب سے (عطا کردہ) میرا سب سے کشادہ رزق میری کہن سالی اور میری عمر کے ختم ہونے کے وقت فرما دیجیے"]۔

تنبیہ:

دوسروں کو دعا میں اپنے ساتھ شریک کرنے کی صورت میں، یوں کہا جائے:

❀ [اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ أَوْسَعَ رِزْقِكَ عَلَيْنَا عِنْدَ كِبَرِ سِنِّنَا، وَانْقِطَاعِ عُمُرِنَا.]

[اے اللہ! اپنی جانب سے (عطا کردہ) ہمارا سب سے کشادہ رزق ہماری کہن سالی اور ہماری عمر کے ختم ہونے کے وقت فرما دیجیے]۔

3 1- 7: امام ابوداؤد اور امام نسائی نے حضرت

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، (کہ) انہوں نے بیان کیا:

["رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہا کرتے تھے:

["اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُوْعِ، فَإِنَّهُ بِئْسَ الضَّجِيْعُ، وَأَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخِيَانَةِ، فَإِنَّهَا بِئْسَتِ الْبِطَانَةُ."] [1]

["اے اللہ! یقیناً میں آپ سے بھوک سے پناہ مانگتا ہوں، کیونکہ بے شک وہ بہت بُری چمٹنے والی (چیز) ہے۔

اور میں آپ سے خیانت سے پناہ کا سوال کرتا ہوں، کیونکہ بلاشبہ وہ بہت بُری باطنی خصلت ہے۔"]

[1] صحيح سنن أبي داود، كتاب الصلاة، باب في الاستعاذة، رقم الحديث 1368-1547، 288/1؛ وصحيح سنن النسائي، كتاب الاستعاذة، الاستعاذة من الجوع، رقم الحديث 5051، 1112/3.

تنبیہ:

اپنے ساتھ کسی اور فرد یا افراد کے لیے دعا کرتے ہوئے الفاظ درج ذیل ہوں گے:

❀ [اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُوْعِ، فَإِنَّهُ بِئْسَ الضَّجِيْعُ، وَ نَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخِيَانَةِ، فَإِنَّهَا بِئْسَتِ الْبِطَانَةُ.]

[اے اللہ! یقیناً ہم آپ کے ساتھ بھوک سے پناہ مانگتے ہیں، کیونکہ بے شک وہ بہت بُری چمٹنے والی (چیز) ہے

اور ہم آپ کے ساتھ خیانت سے پناہ کا سوال کرتے ہیں، کیونکہ بلاشبہ وہ بہت بُری باطنی خصلت ہے۔]

14-8: امام نسائی نے ابن ابی بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت

نقل کی ہے، کہ بے شک انہوں نے (فرض) نماز کے بعد اپنے والد کو کہتے ہوئے سنا:

["اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكُفْرِ، وَالْفَقْرِ، وَعَذَابِ الْقَبْرِ."]

["اے اللہ! یقیناً میں کفر، فقر اور قبر کے عذاب سے آپ کے ساتھ پناہ طلب کرتا ہوں"]۔

(ابن ابی بکرہ نے بیان کیا): "میں نے اِن الفاظ کے ساتھ دُعا کرنا شروع کر دی، تو اُنھوں (یعنی میرے والد) نے کہا:

["اے میرے چھوٹے سے (یعنی پیارے) بیٹے! تمہیں یہ الفاظ کیسے سکھائے گئے ہیں؟"

میں نے عرض کیا: "میں نے آپ کو یہ الفاظ (فرض) نماز کے بعد پڑھتے ہوئے سُنا، تو میں نے آپ سے لے

(یعنی سیکھ) لیے۔"

انہوں نے فرمایا:

" فَالْزَمْهُنَّ يَا بُنَيَّ! فَإِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَدْعُو بِهِنَّ فِي دُبُرِ الصَّلَاةِ." [1]

[''اے میرے چھوٹے سے بیٹے! اُنہیں چمٹ جاؤ، [2] کیونکہ اللہ تعالیٰ کے نبی ﷺ نماز کے بعد اُن کے ساتھ دُعا کیا کرتے تھے۔'']

تنبیہ:

اپنے ساتھ کسی اور شخص یا اشخاص کو شامل کرنے کی صورت میں دعا کے الفاظ حسبِ ذیل ہوں گے:

---

[1] صحيح سنن النسائي، كتاب الاستعاذة، الاستعاذة من الفقر، رقم الحديث 5048، 1111/3.

[2] (چمٹ جاؤ): یعنی اِس دعا کو ضرور مانگا کرو۔

❀ [اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكُفْرِ، وَالْفَقْرِ، وَعَذَابِ الْقَبْرِ.]

[''اے اللہ! یقیناً ہم کفر، فقر اور قبر کے عذاب سے آپ کے ساتھ پناہ طلب کرتے ہیں'']۔

15-9: امام ابوداؤد اور امام نسائی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ بے شک نبی کریم ﷺ کہا (یعنی دعا کیا) کرتے تھے:

''اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَ الْقِلَّةِ وَ الذِّلَّةِ، وَ أَعُوْذُبِكَ مِنْ أَنْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ.'' (3)

[''اے اللہ! یقیناً میں فقر، تنگ دستی اور ذلت سے

(3) سنن أبي داود، كتاب الصلاة، باب في الاستعاذة، رقم الحديث 1541، 282/4؛ و صحيح سنن النسائي، كتاب الاستعاذة، الاستعاذة من الذلة، رقم الحديث 5046، 1111/3. الفاظ حدیث سنن أبي داود کے ہیں۔

آپ کی پناہ طلب کرتا ہوں
اور میں ظلم کرنے اور ظلم کیے جانے سے آپ سے
پناہ کا سوال کرتا ہوں"]۔

تنبیہ:

اپنے ساتھ کسی دوسرے شخص یا اشخاص کو شامل کرنے کی صورت میں دعا کے الفاظ حسب ذیل ہوں گے:

❀ [اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَعُوذُبِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَ الْقِلَّةِ وَ الذِّلَّةِ،
وَ نَعُوذُبِكَ مِنْ أَنْ نَظْلِمَ أَوْ نُظْلَمَ.]

[اے اللہ! یقیناً ہم فقر، تنگ دستی اور ذلت سے آپ کے ساتھ پناہ طلب کرتے ہیں
اور ہم ظلم کرنے اور ظلم کیے جانے سے آپ کے ساتھ پناہ کا سوال کرتے ہیں]۔

ii: آنحضرت ﷺ کی دوسروں کو بتلائی ہوئی دعائیں

1-16: امام مسلم نے ابو مالک اشجعی کے والد رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، (کہ) انہوں نے بیان کیا:
[''جب کوئی آدمی مسلمان ہوتا، تو نبی کریم ﷺ اُسے نماز سکھلاتے، پھر اُسے اِن الفاظ کے ساتھ دعا کرنے کا حکم دیتے:
''اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِيْ، وَارْحَمْنِيْ، وَاهْدِنِيْ، وَعَافِنِيْ، وَارْزُقْنِيْ'' [1]

[1] صحيح مسلم، كتاب الذكر و الدعاء و التوبة و الاستغفار، بـاب فضل التهليل والتسبيح والدعاء، رقم الحديث 35-(2697)، 2073/4.

❀ امام ابوداؤد نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے، کہ بے شک نبی کریم ﷺ دو سجدوں کے درمیان کہا کرتے تھے:
''اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِيْ، وَارْحَمْنِيْ، وَعَافِنِيْ، وَاهْدِنِيْ، وَارْزُقْنِيْ''
(صحيح سنن أبي داود، كتاب الصلاة، باب الدعاء بين السجدتين، رقم الحديث 756-(850)، 160/1).

[''اے اللہ! مجھے معاف فرما دیجئے، مجھ پر رحم فرمائیے، مجھے ہدایت دیجئے، مجھے عافیت عطا فرمائیے اور مجھے رزق دیجئے'']۔

تنبیہ:

اس دعا میں اپنے ساتھ دوسروں کو شریک کرنے والا یوں کہے:

❀ [اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَنَا، وَارْحَمْنَا، وَاھْدِنَا، وَعَافِنَا، وَارْزُقْنَا.]

[اے اللہ! ہمیں معاف فرما دیجئے، اور ہم پر رحم فرمائیے، اور ہمیں ہدایت دیجئے، اور ہمیں عافیت دیجئے اور ہمیں رزق دیجئے]۔

17-2: امام مسلم نے عبدالملک بن سعید کے حوالے سے ابو حُمید (یا ابو اُسید) رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی، کہ اُنہوں

(یعنی اُن دونوں میں سے ایک) نے بیان کیا:

[''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جب تم میں سے (کوئی) ایک مسجد میں داخل ہو، تو اُسے چاہیے، کہ وہ کہے:

[" اَللّٰهُمَّ! افْتَحْ لِيْ أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ."]

[''اے اللہ! میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دیجیے''۔]

اور جب وہ (مسجد سے باہر) نکلے، تو اُسے چاہیے، کہ وہ کہے:

["اَللّٰهُمَّ ! إِنِّيْ أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ."] [1]

[''اے اللہ! بے شک میں آپ سے آپ کے

---

[1] صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين و قصرها، باب ما يقول إذا دخل المسجد، رقم الحديث 68-(713)، 494/1.

فضل کا سوال کرتا ہوں'']۔

3-18: حضراتِ ائمہ احمد، ابوداود، ترمذی اور ابن ماجہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے، (کہ) انہوں نے بیان کیا:

[''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جسے اللہ تعالیٰ (کوئی) کھانا کھلائے، تو اُسے چاہیے، کہ وہ کہے:

[اَللّٰهُمَّ! بَارِكْ لَنَا فِيْهِ، وَأَطْعِمْنَا خَيْرًا مِّنْهُ.'']

[''اے اللہ! ہمارے لیے اِس میں برکت فرمایئے اور ہمیں اِس سے بہتر (بھی) کھلایئے'']۔

اور جسے اللہ تعالیٰ دودھ پلائے، تو اُسے چاہیے، کہ وہ کہے:

[''اَللّٰهُمَّ! بَارِكْ لَنَا فِيْهِ، وَزِدْنَا مِنْهُ.'']

[''اے اللہ! ہمارے لیے اِس میں برکت فرمائیے اور ہمیں (یعنی ہمارے لیے) اِس سے زیادہ (عطا) فرمائیے''] ۔

کیونکہ بے شک دودھ کے علاوہ، کوئی چیز بھی کھانے اور پینے (دونوں سے بیک وقت) کفایت نہیں کرتی۔''] [1]

حدیث کے حوالے سے دو باتیں

i: بعض محدثین کی رائے میں یہ دعا کھانا تناول کرنے

---

[1] المسند، جزء من رقم الحديث 1978، 3/439-440؛ و صحيح سنن أبي داود، كتاب الأشربة، باب ما يقول إذا شرب اللبن، جزء من رقم الحديث 3173-3730، 2/711؛ و صحيح سنن الترمذي، أبواب الدعوات، باب ما يقول إذا أكل طعامًا، جزء من رقم الحديث 2749-3700؛ 3/158-159؛ و صحيح سنن ابن ماجه، كتاب الأطعمة، باب اللبن، رقم الحديث 2683-3322، 2/233. الفاظِ حدیث المسند کے ہیں۔

اور دودھ پینے کے وقت پڑھی جائے۔

اِس بات کا بھی احتمال ہے، کہ یہ دعا کھانا کھانے اور پینے کے بعد کی ہو۔

شاید بہتر یہ ہو، کہ یہ دعا دونوں وقت پڑھ لی جائے۔ وَ اللّٰہُ تَعَالٰی أَعْلَمُ.

ii: [وَ أَطْعِمْنَا خَیْرًا مِّنْهُ]: [اِس سے بہتر کھلائیے] سے مراد یہ ہے، کہ:

جنت میں اِس سے بہتر کھانا عطا فرمانا

یا دعا میں عموم ہے، کہ ہمیں دنیا و آخرت، دونوں میں، اِس سے بہتر کھانا عطا فرمائیے۔

4-19: امام ترمذی اور امام حاکم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں نے بیان کیا:

''فاطمہ رضی اللہ عنہا خادم طلب کرنے کی خاطر رسول

اللہ ﷺ کے پاس آئیں، تو آنحضرت ﷺ نے اُن سے دریافت فرمایا:

[''جو چیز تم مانگنے آئی ہو، وہ تمہیں زیادہ پسند ہے یا اُس سے بہتر چیز؟'']

انہوں [حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ] نے بیان کیا:

''میرا گمان ہے، کہ انہوں نے [یعنی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت] علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا۔''[1]

آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''تم کہو:

[اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمَاوَاتِ! وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ! رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ!

---

[1] سنن ابن ماجہ میں ہے: ''حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُن سے کہا: ''آپ کہیے: ''نہیں، بلکہ وہ [زیادہ پسند ہے]، جو اِس سے بہتر ہے۔'' (السنن للإمام ابن ماجه، أبواب الدعاء، باب دعاء رسول الله ﷺ، جزء من رقم الحديث 3831، ص 622).

مُنْزِلَ التَّوْرَاةِ وَ الْإِنْجِيْلِ وَالْقُرْآنِ ! فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰى!
أَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْءٍ، أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهٖ.
أَنْتَ الْأَوَّلُ، فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ، وَأَنْتَ الْآخِرُ، فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ،
وَأَنْتَ الظَّاهِرُ، فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ، وَأَنْتَ الْبَاطِنُ، فَلَيْسَ دُوْنَكَ شَيْءٌ،
اِقْضِ عَنَّا الدَّيْنَ، وَأَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ. [1]

[ترجمہ:''اے اللہ! (اے) آسمانوں کے رب!

---

[1] صحيح سنن الترمذي، جامع الدعوات عن رسول الله ﷺ، باب ، رقم الحديث 2768-3728، 164/3؛ والمستدرك على الصحيحين، كتاب معرفة الصحابة، 157/3. الفاظ حدیث المستدرک کے ہیں۔

اور (اے) عرشِ عظیم کے رب! (اے) ہمارے
رب اور (اے) ہر چیز کے رب!
[اے] تورات، انجیل اور قرآن کے نازل فرمانے
والے! [اے] دانے اور گٹھلی کو پھاڑنے والے!
میں ہر چیز کے شر سے آپ کی پناہ طلب کرتا ہوں،
کہ آپ اُس کی پیشانی پکڑنے والے ہیں۔
آپ اوّل ہیں، سو آپ سے پہلے کوئی چیز نہیں،
آپ آخر ہیں، سو آپ کے بعد کوئی چیز نہیں،
آپ ظاہر ہیں، سو کوئی چیز آپ کے اوپر نہیں اور
آپ باطن ہیں، سو کوئی چیز آپ سے زیادہ
پوشیدہ نہیں۔
ہماری طرف سے قرض ادا فرما دیجیے اور ہمیں فقر
سے مستغنی فرما دیجیے"]۔

5-20: امام ترمذی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ ایک مکاتَب 1 اُن کے پاس آیا اور عرض کیا:

[''میں حصولِ آزادی کے لیے طے شدہ رقم ادا کرنے سے عاجز آ گیا ہوں، اس لیے آپ میرے ساتھ تعاون کیجیے۔''

انہوں نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں وہ کلمات نہ سکھا دوں، جو مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھلائے تھے؟

اگر تمہارے ذمہ جبل صِیر 2 کے برابر بھی قرض ہو، تو اللہ تعالیٰ [اِن کلمات کی وجہ سے] تمہاری طرف سے ادا کر دیں گے۔''

1 (مکاتَب): [تاء] کے زبر کے ساتھ۔ کچھ مال یا خدمت کے بدلے میں اپنے مالک سے آزادی حاصل کرنے کا معاہدہ کرنے والا غلام۔ (ملاحظہ ہو: تحفة الأحوذي 7-6/10).

2 (جبل صِیر): ایک پہاڑ کا نام۔ (ملاحظہ ہو: النهاية في غريب الحديث و الأثر، مادة "صير"، 66/3).

(پھر) فرمایا: ''تم کہو:

["اَللّٰهُمَّ اكْفِنِي بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ، وَأَغْنِنِي بِفَضْلِكَ عَنْ سِوَاكَ".] ①

[ترجمہ: ''اے اللہ! اپنے حلال کے ساتھ اپنی حرام کردہ چیزوں سے میری کفایت فرما دیجیے اور اپنے سوا مجھے ہر شخص سے بے نیاز فرما دیجیے۔'']

تنبیہ:

کسی دوسرے شخص یا اشخاص کو دعا میں شریک کرنے کی حالت میں کہا جائے:

❀ [اَللّٰهُمَّ اكْفِنَا بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ، وَأَغْنِنَا بِفَضْلِكَ عَنْ سِوَاكَ].

---

① صحيح سنن الترمذي، أحاديث شتّى من أبواب الدعوات، باب ، رقم الحديث 2822-3816، 180/3.

[اے اللہ! اپنے حلال کے ساتھ اپنی حرام کردہ چیزوں سے ہماری کفایت فرمادیجئے اور اپنے سوا ہمیں ہر شخص سے بے نیاز فرمادیجیے]۔

6-21: امام طبرانی نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں نے بیان کیا، (کہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

[''کیا میں تمہیں ایک ایسی دعا نہ سکھلاؤں، کہ اگر تم پر اُحد پہاڑ کے برابر بھی قرض ہو اور تم اُس دعا کے ساتھ فریاد کرو، تو اللہ تعالیٰ اُس (قرض) کی تم سے ادائیگی فرمادیں؟

اے معاذ! تم کہو:

[اَللّٰهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ! تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ، وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ، وَتُعِزُّ

مَنْ تَشَآءُ، وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ، بِيَدِكَ الْخَيْرُ،
إِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ.
رَحْمٰنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَرَحِيْمَهُمَا!
تُعْطِيْهِمَا مَنْ تَشَآءُ، وَتَمْنَعُ مِنْهُمَا مَنْ تَشَآءُ،
اِرْحَمْنِيْ رَحْمَةً تُغْنِيْنِيْ بِهَا عَنْ رَّحْمَةِ مَنْ
سِوَاكَ. ❶]

[''اے اللہ! بادشاہی کے مالک، آپ جسے چاہیں، بادشاہت عطا فرماتے ہیں اور جس سے چاہیں، چھین لیتے ہیں اور آپ جسے چاہیں، عزت سے نوازتے ہیں اور جسے چاہیں ذلیل کرتے ہیں۔ تمام خیر آپ ہی کے ہاتھ میں ہے۔ بلاشبہ

❶ منقول از: صحيح الترغيب والترهيب، كتاب البيوع وغيرها، (360/2).

آپ ہر چیز پر کمال قدرت رکھتے ہیں۔
[اے] دنیا و آخرت کے نہایت مہربان، انتہائی رحم فرمانے والے!
آپ جسے چاہیں، وہ دونوں عطا فرماتے ہیں اور جس سے چاہیں، ان دونوں میں سے روک لیتے ہیں۔
مجھ پر ایسی رحمت فرمائیے، کہ اُس کے ساتھ آپ مجھے اپنے سوا ہر کسی کی رحمت سے بے نیاز فرما دیں'']۔
حافظ منذری نے اس حدیث کو درجِ ذیل عنوان کے تحت ذکر کیا ہے:

[اَلتَّرْغِیْبُ فِيْ کَلِمَاتٍ یَقُوْلُھُنَّ الْمَدْیُوْنُ، وَ الْمَھْمُوْمُ، وَالْمَکْرُوْبُ، وَالْمَأْسُوْرُ]. [1]

[1] الترغيب والترهيب 613/2.

[اُن کلمات (کے پڑھنے) کی ترغیب جنہیں مقروض،
پریشان حال، شدید مصیبت زدہ اور قیدی کہے]۔

iii: آنحضرت ﷺ کی دوسروں کے لیے کی ہوئی دعائیں

22-1: امام ابو یعلیٰ اور امام طبرانی نے حضرت عمرو بن
حُریث رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ:

''بلاشبہ رسول اللہ ﷺ عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما کے
پاس سے گزرے اور وہ بچوں کی طرز پر (چیزیں)
فروخت کر رہے[1] تھے، تو آنحضرت ﷺ نے
(اُن کے لیے دُعا کرتے ہوئے) کہا:

''اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُ فِيْ بَيْعِهِ...... أَوْ قَالَ ......

[1] (بچوں کی طرز پر): شاید اس سے مراد یہ ہو، کہ جس طرح بچے آپس میں کھیل کود کے طور پر خرید و فروخت کرتے ہیں، وہ بھی ایسے ہی کر رہے تھے، یا مراد یہ ہو، کہ وہ معمولی چیزیں یا بچوں کی چیزیں فروخت کر رہے تھے۔ وَ اللّٰهُ تَعَالٰی أَعْلَمُ۔ مسند أبي یعلٰی میں ہے: (مَعَ الْغِلْمَانِ) [لڑکوں کے ساتھ]۔

فِيْ صَفْقَتِهِ.'' [1]

[''اے اللہ! اُس کے لیے اُس کی تجارت...... یا آنحضرت ﷺ نے کہا...... اُس کے سودے میں برکت عطا فرمائیے'']۔

تنبیہ:

اپنے لیے یہ دُعا کرنے والا شخص حسبِ ذیل الفاظ کہے:

❀ [اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْ بَيْعِيْ.]

[اے اللہ! میرے لیے میری تجارت میں برکت عطا فرمائیے]۔

---

[1] مسند أبي يعلٰى، رقم الحديث 12-(1467)، 47/3؛ ومجمع الزوائد، كتاب المناقب، باب في عبدالله بن جعفر رضي الله عنهما وغيره، 286/9. الفاظِ دُعا مجمع الزوائد کے ہیں۔ حافظ ہیثمی نے لکھا ہے: ''اِسے (امام) ابویعلٰی اور (امام) طبرانی نے روایت کیا ہے اور اُن دونوں کے [راویان ثقہ] ہیں۔(المرجع السابق 286/9).

اور اگر چاہے، تو کہے:

❀ [اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِي فِيْ صَفْقَتِي.]

[اے اللہ! میرے لیے میرے سودے میں برکت عطا فرمائیے]۔

اپنے ساتھ کسی دوسرے شخص یا اشخاص کو دعا میں شامل کرنے کی صورت میں کہے:

❀ [اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ بَيْعِنَا.]

[اے اللہ! ہمارے لیے ہماری تجارت میں برکت عطا فرمائیے]۔

اور اگر چاہے، تو کہے:

❀ [اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ صَفْقَتِنَا.]

[اے اللہ! ہمارے لیے ہمارے سودے میں برکت فرمائیے]۔

وَاللّٰهُ تَعَالٰی أَعْلَمُ.

2-23: امام بخاری اور امام مسلم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حضرت امِ سُلیم رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے، (کہ) بلاشبہ انہوں نے عرض کیا:

[''یا رسول اللہ ﷺ! انس: آپ کا خادم، اللہ تعالیٰ سے اُس کے لیے دعا کیجیے۔''

آنحضرت ﷺ نے (دعا کرتے ہوئے) کہا:

''اَللّٰهُمَّ أَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ، وَبَارِكْ لَهُ فِيمَا أَعْطَيْتَهُ'' [1]

[''اے اللہ! اس کے مال اور اولاد کو زیادہ کر

[1] متفق علیہ: صحيح البخاري، كتاب الدعوات، باب الدعاء بكثرة المال والولد مع البركة، رقم الحديثين 6378 و 6379، 182/11؛ و صحيح مسلم، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل أنس بن مالك رضی اللہ عنہ، رقم الحديث 141-(2480)، 1928/4. الفاظ حدیث صحیح البخاري کے ہیں۔

www.kitabosunnat.com

دیجیے اور آپ نے اسے جو کچھ عطا فرمایا ہے،
اُس میں اُس کے لیے برکت فرما دیجیے''

تنبیہ:

یہ دعا اپنے لیے حسبِ ذیل الفاظ کے ساتھ پڑھی جائے:

❀ [اَللّٰهُمَّ أَكْثِرْ مَالِي وَوَلَدِي، وَبَارِكْ لِي فِيمَا أَعْطَيْتَنِي.]

[اے اللہ! میرے مال اور اولاد کو زیادہ کر دیجیے اور آپ نے مجھے جو کچھ دیا ہے، اُس میں میرے لیے برکت فرما دیجیے۔]

اپنے ساتھ کسی دوسرے شخص یا اشخاص کو دعا میں شامل کرنے کی صورت میں کہیں:

❀ [اَللّٰهُمَّ أَكْثِرْ أَمْوَالَنَا وَ أَوْلَادَنَا، وَبَارِكْ لَنَا فِيمَآ أَعْطَيْتَنَا.]

[اے اللہ! ہمارے مالوں اور اولادوں کو زیادہ کر دیجیے اور آپ نے ہمیں جو کچھ دیا ہے، اُس میں ہمارے لیے برکت فرما دیجیے]۔

24-3: حضراتِ ائمہ احمد، بخاری اور ابو یعلیٰ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ نبی کریم ﷺ نے ام سُلیم رضی اللہ عنہا کی فرمائش پر انس رضی اللہ عنہ کے لیے دعا کرتے ہوئے کہا:

[''اَللّٰھُمَّ ارْزُقْهُ مَالًا وَّ وَلَدًا، وَ بَارِكْ لَهٗ فِيْهِ'']. (1)

(1) ملاحظہ ہو: صحيح البخاري، كتاب الصوم، باب من زار قوما فلم يفطر عندهم، جزء من رقم الحديث 1982، 228/4؛ و المسند، جزء من رقم الحديث 12053، 109/19؛ و مسند أبي يعلى الموصلي، جزء من رقم الحديث 1123-(3878)، 470/6-471. دعا کے الفاظ مسند احمد اور مسند الموصلي کے ہیں۔ صحيح البخاري میں دعا [فِيْهِ] کے بغیر ہے۔ البتہ حافظ ابن حجر نے لکھا ہے، کہ صحیح بخاری کے الكُشْمِيْهَنِي کے حوالے سے نقل کردہ نسخہ میں [فِيْهِ] ہے۔ (ملاحظہ ہو: فتح الباري 229/4).

[''اے اللہ! اُسے مال اور اولاد عطا فرمائیے اور اُس کے لیے اُس (یعنی عطا کردہ مال و اولاد) میں برکت فرمائیے''۔]

تنبیہ:

دو کے لیے دعا کرتے ہوئے یوں کہا جائے:

❀ [اَللّٰهُمَّ ارْزُقْهُمَا مَالًا وَّ وَلَدًا، وَ بَارِكْ لَهُمَا فِيْهِ].

[اے اللہ! اِن دونوں کو مال اور اولاد دیجیے اور اِن دونوں کے لیے اِس میں برکت فرمائیے]۔

دو سے زیادہ کے لیے یوں دعا کرے:

❀ [اَللّٰهُمَّ ارْزُقْهُمْ مَالًا وَّ وَلَدًا، وَ بَارِكْ لَهُمْ فِيْهِ].

[اے اللہ! انہیں مال اور اولاد دیجیے اور اُن کے لیے

اس میں برکت فرمائیے]۔

اپنے لیے یوں دعا کرے:

❀ [اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ مَالًا وَّ وَلَدًا، وَ بَارِكْ لِيْ فِيْهِ].

[اے اللہ! مجھے مال اور اولاد دیجیے اور میرے لیے اس میں برکت فرمائیے]۔

اپنے ساتھ کسی اور کو شامل کرنے کی صورت میں حسبِ ذیل الفاظ کے ساتھ دعا کرے:

❀ [اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا مَالًا وَّ وَلَدًا، وَ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ].

[اے اللہ! ہمیں مال اور اولاد دیجیے اور ہمارے لیے اُس میں برکت فرمائیے]۔

25-4: امام مسلم نے حضرت عبداللہ بن بُسر رضی اللہ عنہ سے

روایت نقل کی ہے، (کہ) اُنھوں نے بیان کیا:

[''رسول اللہ ﷺ میرے والد کے ہاں تشریف لائے۔ ہم نے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں کھانا اور وَطْبَہ ❶ پیش کیا۔ آنحضرت ﷺ نے اُس سے تناول فرمایا۔ پھر کھجوریں لائی گئیں، تو آنحضرت ﷺ اُن سے لیتے رہے۔

پھر (ایک) مشروب لایا گیا، تو آنحضرت ﷺ نے اُس سے پیا۔

پھر میرے والد نے آنحضرت ﷺ کی سواری کی باگ تھامی اور عرض کیا:

''ہمارے لیے اللہ تعالیٰ سے دُعا کیجیے۔''

❶ وَطْبَہ: عربوں کا ایک حلوہ، جو کہ کھجور، پنیر اور گھی سے بنتا ہے۔ (ملاحظہ ہو: هامش صحيح مسلم للشيخ محمد فؤاد، 1615/3).

آنحضرت ﷺ نے (دُعا کرتے ہوئے) کہا:
"اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيمَا رَزَقْتَهُمْ،
وَاغْفِرْ لَهُمْ،
وَارْحَمْهُمْ." [1]

["اے اللہ! آپ نے اُنہیں جو رزق دیا ہے، اُس میں برکت فرمایئے
اور اُنہیں بخش دیجیے
اور اُن پر رحم فرمایئے۔"]

اِس حدیث سے میزبان کا مہمان سے دُعا کی فرمائش کرنا اور مہمان کا مذکورہ بالا الفاظ کے ساتھ دعا کرنا ثابت ہوتا ہے۔

[1] صحيح مسلم، كتاب الأشربة، باب استحباب وضع النوى خارج التمر، ......، رقم الحديث 146-(2042) باختصار، 1615-1616.

تنبیہ:

یہ دُعا اپنے لیے حسبِ ذیل الفاظ کے ساتھ پڑھی جائے گی:

❀ [اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيمَا رَزَقْتَنِيْ،
وَاغْفِرْلِيْ،
وَارْحَمْنِيْ].

[اے اللہ! آپ نے مجھے جو رزق دیا ہے، اُس میں برکت فرمائیے اور مجھے بخش دیجیے اور مجھ پر رحم فرمائیے]۔

اگر اپنے ساتھ دیگر افراد کو شامل کرنا ہو، تو دُعا کے الفاظ اِس طرح ہوں گے:

❀ [اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيمَا رَزَقْتَنَا،
وَاغْفِرْلَنَا،
وَارْحَمْنَا].

[اے اللہ! آپ نے ہمیں جو رزق دیا ہے، اُس میں برکت فرمائیے اور ہمیں بخش دیجیے اور ہم پر رحم فرمائیے]۔

26-5: امام احمد نے حضرت عبداللہ بن بُسر مازنی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت نقل کی ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کے ہاں کھانا تناول فرمایا۔ پھر اُن کے لیے دعا کرتے ہوئے کہا:

[اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُمْ،
وَ ارْحَمْهُمْ،
وَ بَارِكْ عَلَيْهِمْ،
وَ وَسِّعْ عَلَيْهِمْ فِيْ أَرْزَاقِهِمْ]۔ [1]

---

[1] المسند، جزء من رقم الحديث 17678، 29/224-225. شیخ ارناؤوط اور اُن کے رفقاء نے اِس کی [سند کو صحیح مسلم کی شرط پر صحیح] کہا ہے۔ (ملاحظہ ہو: هامش المسند ٢٩/٢٢٥).

[''اے اللہ! انہیں معاف فرما دیجیے، اور اُن پر رحم فرمائیے اور اُن پر برکت فرمائیے اور اُن کے رزق میں وسعت فرمائیے'']۔

تنبیہ:

اپنے لیے یوں دعا کی جائے:

❀ [اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي،
وَ ارْحَمْنِي،
وَ بَارِكْ عَلَيَّ،
وَ وَسِّعْ عَلَيَّ فِي رِزْقِي].

[اے اللہ! مجھے معاف فرما دیجیے اور مجھ پر رحم فرمائیے اور مجھ پر برکت فرمائیے اور میرے رزق میں وسعت فرمائیے]۔

اپنے ساتھ کسی اور کو شامل کرنے کی صورت میں حسبِ

ذیل الفاظ کے ساتھ دعا کی جائے:

❀ [اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا،
وَ ارْحَمْنَا،
وَ بَارِكْ عَلَيْنَا،
وَ وَسِّعْ عَلَيْنَا فِيْ رِزْقِنَا].

[اے اللہ! ہمیں معاف فرما دیجیے اور ہم پر رحم فرمائیے اور ہم پر برکت فرمائیے اور ہمارے رزق میں وسعت فرمائیے]۔

اے ربِّ کریم! ہمیں، ہمارے بہن بھائیوں اور نسلوں کو اِن دعاؤں کے ساتھ رزق طلب کرنے اور پاکیزہ فراخ رزق پانے، والوں میں شامل فرما دیجیے۔ اِنَّكَ جَوَادٌ كَرِيْمٌ.

-ج-

چار تنبیہات

اللہ تعالیٰ کی رحمت سے امید ہے، کہ درجِ ذیل چار باتوں کے خوب اہتمام سے سابقہ صفحات میں بیان کردہ دعاؤں کے ثمرات اور عمدہ نتائج حاصل ہوں گے:

1: رزق کے حصول کی خاطر ذمہ داریاں پوری کرنا

ہر حاجت مند اور طاقت ور شخص پر رزق حاصل کرنے کی بقدرِ استطاعت جدوجہد فرض ہے۔ رزق کی دعائیں کرنے والا یہ نہ سمجھے، کہ وہ اِن دعائیں کے کرنے کے بعد، رزق کے حوالے سے اپنی ذمہ داری سے سبکدوش ہو چکا ہے۔ رزق حاصل کرنے کے معنوی

اور مادی اسباب [1] کو حصولِ رزق کی جدوجہد میں خوب لگائے۔ معنوی اور مادی رکاوٹوں [2] سے خود کو محفوظ کرنے کی تاحدِ استطاعت سعی کرے۔ رزق کے معنوی اسباب میں سے ایک بہت ہی زیادہ موثر اور نہایت زوردار سبب دعا کرنا ہے، لیکن ایک سبب پر اکتفا کرتے ہوئے باقی اسباب کو نظر انداز کرنا درست نہیں۔

2: قبولیتِ دعا میں حائل رکاوٹوں کو دُور کرنا

طلبِ رزق کے لیے ثابت شدہ دعائیں یقیناً موثر،

[1] معنوی اسباب جیسے توبہ واستغفار، تقویٰ، یکسوئی سے عبادت، صلۂ رحمی وغیرہ اور مادی اسباب جیسے حصولِ رزق کی خاطر جسمانی دماغی وغیرہ صلاحیتوں کو صرف کرنا۔

[2] معنوی رکاوٹیں جیسے یتیموں کی تکریم نہ کرنا، مسکینوں کے کھانے کی ایک دوسرے کی ترغیب نہ دینا، مالِ وراثت ہڑپ کر جانا، مال سے شدید محبت وغیرہ اور مادی رکاوٹیں جیسے سستی، کاہلی، لاپرواہی وغیرہ۔

مفید اور نفع مند ہیں، لیکن کچھ رکاوٹیں اُن کی خیر و برکات سے محروم کر دیتی ہیں۔ انہی میں سے چھ درج ذیل ہیں:

i: بے توجہی اور غفلت سے دعا مانگنا

ii: حرام کمائی

iii: گناہ کی دعا کرنا

iv: قطع رحمی کی دعا کرنا

v: عجلت پسندی

vi: امر بالمعروف اور نہی عن المنکر چھوڑنا

طلبِ رزق کے لیے دعائیں کرنے والا اپنے آپ کو اِن رکاوٹوں سے یکسر دُور کرنے کی غرض سے سرتوڑ کوشش کرتا رہے۔

3: قبولیت دعا کے اسباب کا اہتمام کرنا

ربِّ کریم دعاؤں کے قبول کرنے میں کسی سبب کے

محتاج نہیں۔ وہ اسباب کی موجودگی میں بھی دعاؤں کو مسترد اور عدم موجودگی میں قبول فرما سکتے ہیں، لیکن انہوں نے اپنی حکمت سے اُن کی قبولیت کو کچھ اسباب سے وابستہ کر رکھا ہے۔ انہی میں سے سات درجِ ذیل ہیں:

i: قبولیت کے یقین کے ساتھ دعا کرنا۔

ii: اپنے گناہوں کی سزا سے ڈرتے اور رحمتِ الٰہی کی امید رکھتے ہوئے دعا کرنا۔

iii: اللہ تعالیٰ کے احکامات کو بجالاتے رہنا۔

iv: بھلائی کے کاموں میں آپس میں دوڑ لگاتے رہنا۔

v: اللہ تعالیٰ کے لیے عاجزی کرتے رہنا۔

vi: فرضی عبادت کے ساتھ نفلی عبادت کا اہتمام کرنا۔

vii: خوشحالی میں زیادہ دعائیں کرنا۔

طلبِ رزق کے لیے اپنی دعاؤں کے ثمرات ونتائج کا

منتظر مذکورہ بالا سات اسباب کو مضبوطی سے تھام لے۔

4: دعاؤں کے ثمرات کے متعلق مایوس نہ ہونا:

رکاوٹوں سے خالی، قبول ہونے والی دعائیں، درج ذیل تین نتائج میں سے ایک ضرور حاصل کرتی ہیں:

i: فوری نتیجہ کا ملنا۔

ii: آنے والی مصیبت سے بچایا جانا۔

iii: نتیجہ آخرت میں محفوظ کیا جانا۔

اگر رزق کے لیے رکاوٹوں سے خالی اور قبولیت کے اسباب والی دعا کرنے والا اپنی دعا کا فوری نتیجہ نہ دیکھے، تو مایوس اور بددل نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتے ہیں، کہ وہ اپنی دعا کی وجہ سے کتنی سنگین اور تباہ کن مصیبتوں سے دنیا میں بچایا گیا اور آخرت میں اُس کے لیے کتنے ذخائر اور خزانے جمع کیے جا رہے ہیں۔ وہ توجہ، دلجمعی، دھیان اور

شوق و ذوق سے اپنی دعا جاری رکھے۔ اُس کی تجارت خسارے والی نہیں، بلکہ سراسر نفع، خیر و برکت اور سعادت والی ہے۔

ربِ کریم ہمیں زیادہ سے زیادہ دعا کرنے اور مذکورہ بالا تینوں ثمرات بہت زیادہ حاصل کرنے والے خوش نصیب لوگوں میں شامل فرمائیں۔ إِنَّهُ قَرِيبٌ مُّجِيبٌ .

وَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى نَبِيِّنَا وَ عَلٰى آلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَ أَتْبَاعِهٖ وَ بَارَكَ وَ سَلَّمَ . وَ آخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ .

مؤلف کی کتب

عربی کتب:

١۔ التقوىٰ أهميتها وثمراتها وأسبابها

٢۔ الأذكار النافعة

٣۔ فضل آية الكرسي و تفسيرها

٤۔ إبراهيم عليه الصلاة والسلام أباً

٥۔ حب النبي ﷺ وعلاماته

٦۔ وسائل حب النبي ﷺ

٧۔ مختصر حب النبي ﷺ و علاماته

٨۔ النبي الكريم ﷺ معلماً

٩۔ أهمية صلاة الجماعة (في ضوء النصوص وسير الصالحين)

١٠۔ من تصلي عليهم الملائكة ومن تلعنهم

١١۔ فضل الدعوة إلى الله تعالىٰ

١٢۔ ركائز الدعوة إلى الله تعالىٰ

١٣۔ الحرص على هداية الناس (في ضوء النصوص وسير الصالحين)

١٤۔ السلوك وأثره في الدعوة إلى الله تعالىٰ

١٥۔ من صفات الداعية: مراعاة أحوال المخاطبين (في ضوء الكتاب والسنة)

١٦۔ من صفات الداعية: اللين والرفق

١٧۔ الحسبة: تعريفها ومشروعيتها و وجوبها

١٨۔ الحسبة في العصر النبوي وعصر الخلفاء الراشدين رضي الله عنهم

۱۹۔ شبهات حول الأمر بالمعروف والنهي عن المنكر
۲۰۔ مسؤولية النساء في الأمر بالمعروف والنهي عن المنكر (في ضوء النصوص و سير الصالحين)
۲۱۔ حكم الإنكار في مسائل الخلاف
۲۲۔ الاحتساب على الوالدين: مشروعيته، ودرجاته، وآدابه
۲۳۔ الاحتساب على الأطفال
۲۴۔ قصة بعث أبي بكر جيش أسامة ﷺ (دراسة دعوية)
۲۵۔ مفاتيح الرزق (في ضوء الكتاب والسنة)
۲۶۔ التدابير الواقية من الزنا في الفقه الإسلامي
۲۷۔ التدابير الواقية من الربا في الإسلام
۲۸۔ شناعة الكذب وأنواعه
۲۹۔ لاتيئسوا من روح الله
۳۰۔ عظيم منزلة البنت ومكانتها

اردو کتب:

۱۔ تقویٰ: اہمیت، برکات، اسباب
۲۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام بحیثیت والد
۳۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانی کا قصہ
۴۔ نبی کریم ﷺ سے محبت کے اسباب
۵۔ نبی کریم ﷺ بحیثیت معلم
۶۔ نبی کریم ﷺ بحیثیت والد
۷۔ نبی کریم ﷺ سے محبت اور اس کی علامتیں
۸۔ بیٹی کی شان وعظمت
۹۔ فرشتوں کا درود پانے والے اور لعنت پانے والے

www.kitabosunnat.com

۱۰۔ قرض کے فضائل و مسائل

۱۱۔ فضائلِ دعوت

۱۲۔ دعوتِ دین کس چیز کی طرف دی جائے؟

۱۳۔ دعوتِ دین کسے دیں؟ ۱۴۔ دعوتِ دین کون دے؟

۱۵۔ دعوتِ دین کہاں دیں؟ ۱۶۔ دعوتِ دین کس وقت دی جائے؟

۱۷۔ امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے متعلق شبہات کی حقیقت

۱۸۔ نیکی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے میں خواتین کی ذمہ داری

۱۹۔ والدین کا احتساب ۲۰۔ بچوں کا احتساب

۲۱۔ مسائلِ قربانی ۲۲۔ مسائلِ عیدین

۲۳۔ لشکرِ اُسامہ رضی اللہ عنہ کی روانگی

۲۴۔ رزق کی کنجیاں ۲۵۔ رزق اور اس کی دعائیں

۲۶۔ اذکارِ رزق ۲۷۔ جھوٹ کی سنگینی اور اقسام

۲۸۔ حج وعمرہ کی آسانیاں ۲۹۔ حج وعمرہ کی آسانیاں (مختصر)

۳۰۔ باجماعت نماز کی اہمیت ۳۱۔ باجماعت نماز کی اہمیت (مختصر)

۳۲۔ آیت الکرسی کے فضائل اور تفسیر

۳۳۔ زنا کی سنگینی اور اس کے برے اثرات

۳۴۔ مصیبتوں سے کیسے نمٹیں؟

۳۵۔ زنا سے بچاؤ کی تدبیریں (زیرِ طبع)

دیگر زبانوں میں:

بنگالی:

۱۔ اذکارِ نافعہ ۲۔ نبی کریم ﷺ کی ہیبت اور اس کی علامتیں

۳۔ باجماعت نماز کی اہمیت ۴۔ حج وعمرہ کی آسانیاں (مختصر)

۵۔ فرشتوں کا درود پانے والے اور لعنت پانے والے

۶۔ نبی کی شان وعظمت ۷۔ رزق کی کنجیاں

۸۔ فضائل دعوت ۹۔ آیت الکرسی کے فضائل اور تفسیر

۱۰۔ لاتیئسوا من روح الله

انڈونیشی:

۱۔ اذکار نافعہ

۲۔ نبی کریم ﷺ سے محبت اور اس کی علامتیں

۳۔ نبی کریم ﷺ سے محبت اور اس کی علامتیں (مختصر)

۴۔ رزق کی کنجیاں

۵۔ فرشتوں کا درود پانے والے اور لعنت پانے والے

۶۔ لاتیئسوا من روح الله

فرانسیسی:

نبی کریم ﷺ سے محبت اور اس کی علامتیں (مختصر)

انگریزی:

نبی کریم ﷺ سے محبت اور اس کی علامتیں

نبی کی شان وعظمت

۵۔ امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے متعلق شبہات کی حقیقت (زیر طبع)

فارسی:

۱۔ نبی کریم ﷺ سے محبت اور اس کی علامتیں

المکتبۃ الرحمانیۃ
۹۹-جے ماڈل ٹاؤن - لاہور
34373

مُصیبتوں سے کیسے نمٹیں؟

اس کتاب میں

کتاب وسنت اور سلف صالحین کی سیرت کی روشنی میں حسب ذیل (4) سوالات کے جواب دینے کی توفیق الٰہی سے کوشش کی گئی ہے۔

- مصیبتیں کیوں آتی ہیں؟
- مصیبتوں کے آنے سے پہلے کیا کریں؟
- مصیبتیں آنے کے بعد کیا کریں؟
- مصیبتوں کے ختم ہوجانے کے بعد کیا کریں؟
- 544 صفحات پر مشتمل

دار النور، اسلام آباد
0321-5336844
0333-5139853